# فقہ حنفی کی اشاعت و ترویج میں لاہور کےفقہاء احناف کا کردار ،تحقیقی مطالعہ

# ۱۹۴۷ء۔۲۰۱۵ء

The role of Hanafi Jurists of Lahore in propagation and promotion of Hanafi jurisprudence,

a research study (1974- 2015)

فیصل اقبال [[1]](#footnote-1)\*

ڈاکٹر محمد اکرام اللہ[[2]](#footnote-2)\*\* ڈاکٹر جنید اکبر\*\*

***Abstract***

*The role of the jurists in the spreading of knowledge in Punjab is precious and unforgettable, which not only influenced the views, beliefs and the role of the people but also attracted many important personalities. The scholars, through their academic and practical education, played an important role in the intellectual construction of the enlightened society.*

*In the context of the present Pakistani society, it is very important to introduce a new generation to these individuals and to bring them their academic services so that they can take a light from the lives of these scholars in the field of research and in their practical life. For this purpose, the laid article has been written down.*

***Keywords****: religious scholars, Islamic authors, services, role in society*

**تمہید:**

برصغیر میں اسلام کا تعارف ہی فقہ حنفی کی صورت میں ہواہےکیونکہ برصغیر میں اسلام کی دعوت لانے والے اور سلاطین سب حنفی المذہب تھے۔اس لیئے قضاء وافتا ءمذہب حنفی کے مطابق تھا۔سلطنت مغلیہ کے زوال اور انگریزی حکومت کے تسلط کے بعدافتاء کی مرکزیت مدارس دینیہ کو مکمل طور پر منتقل ہو گئی کیونکہ اب یہ مدارس ہی دین اور تعلیمات نبویہ کی آماجگاہ اور سرچشمہ ہدایت و رشد کی حیثیت حاصل کرچکےتھےجوتسلسل کےساتھ اب تک جاری ہے۔

جنگ آزادی کے بعد اسلام کے تحفظ کا کام حضرت شاہ ولی اللہؒ کی جانشین علماء وفقہاء نے سنبھالا،ان علماءو فقہاء نے مختلف مقامات پر یہ خدمات دینیہ سرانجام دی۔زیرنظرآرٹیکل میں ضلع لاہور کے ان فقہاء کرام کا تعارف پیش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جنہوں نے مختلف علوم وفنون ،خاص کر فقہ میں تصانیف کی ہیں تاکہ اس خطہ کے فقہاء کرام کی مطبوع اور غیر مطبوع کتب ،فتاویٰ،مخطوط کتب سامنے آسکیں ۔اس آرٹیکل میں کل دس فقہاء کرام کاتذکرہ کیا گیاہے جنہوں نے مختلف علوم وفنون،فقہ میں کتابیں تالیف کی ہیں۔

## طریقہ کار:

زیرنظر تحریر میں فقہاء کرام کے سوانح حالات اور تصنیفی خدمات سے آگاہی حاصل جہاں شائع شدہ کتب سے استفادہ کیا گیا ہے وہیں انٹرنیٹ پر موجود مقالات سے بھی مددلی گئی ہےنیز جن فقہاء کرام کے حالات زندگی پر کوئی کتاب میسر نہیں ہے،اس میں سے جو ابھی تک بقید حیات ہیں ان سے بالمشافہہ ملاقات کر کے ان کے حالات و خدمات کو قلمبند کیا گیاہےجب کہ فوت شدگانکے حالات و خدمات ان کے ورثاء سے معلوم کر کے احاطہ تحریر میں لائے گئے ہیں۔

## سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:

مجموعی اعتبار سے پنجاب کے علماء کرام کاتذکرہ بعض کتب میں ملتا ہے لیکن باقاعدہ فقہائے احناف لاہور پر کوئی جامع تحقیقی کام نہیں ہوا ، مختلف اعتبار سے مختلف مقامات پر علماء لاہور کاتذکرہ موجود ہے لیکن وہ کسی ناکسی خاص پس منظر میں ہے ، ذیل میں چند کتب کی امثلہ پیش کی جاتی ہیں:

**سوانح وافکا ر علمائے چھچھ[[3]](#endnote-1):**یہ کتاب حاٖفظ محمدعزیر عاصم کی ہے جس میں انھوں نے تقریباً ۵۰کے قریب اٹک کے علماء کا تذکرہ کیا ہے ۔

تذکرہ علماءاہلسنت وجماعت لاہور***[[4]](#endnote-2)***: یہ کتاب علامہ اقبا ل احمد فاروقی کی ہے،جس میں انھوں نے محمود غزنوی

اور تیمور لنگ،مغل حکمرانوں کے دور کے علماء سمیت انیسوی صدی تک کے علماء کا ذکر کیا ہے ۔

**تذکرہ علمائے اہلسنت وجماعت(پنجاب)[[5]](#endnote-3):**محمدنزیر رانجھا کی یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے اس میں انہوں نے پنجاب کے کچھ علمائے کرا م کی حیات وخدمات کے ذکر کیا ہے۔

**تذکرہ علمائے پنجاب[[6]](#endnote-4):**پروفیسرسفیراخترراہی صاحب کی یہ کتاب دو جلدوں پرمشتمل ہے اس میں صوبہ پنجاب کے ۱۳۰۰ھ سے لیکر ۱۴۰۰ھ تک کے علماء کا ذکر کیا ہے۔

تذکرہ علمائے ہند[[7]](#endnote-5): مولوی رحمان علی کی اس کتاب میں بھی علمائے پنجاب میں سے چند ایک کا تذکرہ ہے۔

فقہائے ہند[[8]](#endnote-6):یہ کتاب مولانا محمد اسحاق بھٹی کی ہے،آپ ۲۰۱۵ء میں اس دنیا سے رخصت ہوئے ، یہ کتاب پرانے ایڈیشن کے مطابق سات جلدوں میں اورنئے ایڈیشن کے مطابق تین جلدوں میں مشتمل ہے،اس کتاب میں چونکہ مصنف نے ہر مکتب ِ فکر کے فقہائے ہند کا تذکرہ کیا ہے،اس میں صوبہ پنجاب کے چند علماء کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

تذکرہ علماء ومشائخ پاکستان وہند[[9]](#endnote-7):یہ کتاب محمد اقبال مجددی کی تصنیف ہے یہ دو جلدوں پر مشتمل ہے، اس میں کثیر تعداد میں علماء ومشائخ کاتذکرہ ہے، لیکن صاحب کتاب نے صوفیاء کرام کو ترجیح دی ہے، چنانچہ سلسلہ چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ اورنقشبندیہ کے مشہور صوفیاء کرام کے مستند حالات زندگی پر مشتمل ہے۔اس کتاب میں علماء پنجاب کی تصنیفی خدمات چیدہ چیدہ ذکر کی ہیں۔

علمائے ہند کا شاندار ماضی[[10]](#endnote-8) :علامہ سید محمد میاں صاحب کی یہ کتاب چارجلدوں پر مشتمل ہے، چونکہ محمد میاں صاحب تاریخ پر گہری نظر بھی رکھتے تھے، اس لئے یہ اس کتاب میں علماء کے حالات زندگی کے ساتھ ساتھ تاریخی واقعات نے کتاب کاحجم بہت بڑھادیا ہےاس کتاب میں کچھ علمائے پنجاب کا تعارف موجود ہے۔

انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا[[11]](#endnote-9): سید قاسم محمود کے اس مرتب کردہ مجموعہ ہے اس میں بھی چند ایک علمائے پنجاب کا تذکرہ موجود ہے۔

درج بالا کتب میں لاہور شہر کے علماء کا کہیں نا کہیں تذکرہ ملتا ہے لیکن یہ خاص فقہی اعتبار سے نہیں ہے بلکہ مخصوص پس منظر کے ساتھ ہے لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ لاہور شہر کے علماء کی فقہی اعتبار سے خدمات کو یکساں مرتب کیا جائے۔

موضوع ِ تحقیق کے بنیادی سوالات

زیرِ نظر تحقیقی مقالہ میں درج ذیل سوالات کو حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے:

* لاہور شہر میں فقہ حنفی کی ترویج میں فقہائے احناف کی علمی خدمات اور ان کا تعارف کیا ہے؟
* لاہور شہر میں فقہائے احناف کی اہم فقہی تصانیف کون کون سی ہیں؟
* مسلکی اعتبار سے فقہائے لاہور کا مزاج کیسا ہے ؟

## ۱۔مولانا میرک شاہ اندرابی کشمیریؒ:(۱۸۸۸ء۔۱۹۷۳ء)

آپ کا نام میرک شاہ انداربی ،والد کا نام سید شاہ مصطفیٰؒ ہے۔آپ کی ولادت صفر ۱۳۰۶ھ بمطابق اکتوبر ۱۸۸۸ء میں سرینگر کشمیر میں ہوئی۔آپ نے حفظ اور کچھ ابتدائی کتابیں والد اور بزرگ بہنوئی احمد سعید سے پڑھیں،اسی طرح اپنے علاقے کے علماء سے ابتدائی صرف ونحو وفارسی،منطق،فلسفہ،فقہ،اصول فقہ،معانی وتفسیر پڑھیں ۔ آپ نےدارالعلوم دیوبندمیں سات سال رہے وہاں سےفراغت اورمفتی کی سندحاصل کی۔لاہور پنجاب یونورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان ۱۹۱۹ء میں اول پوزیشن لیکرکیا،فراغت کے بعد ۱۹۲۰ء میں ضلع مراد آباد کے مختلف مدارس میں تدریس کی،۱۹۲۲ء میں دارالعلوم میں ہی مدرس و معین مفتی کا تقر ر ہوا،بعد ازاں جامعہ امدادیہ میں بحیثیت صدرمدرس وصدر مفتی خدمات سرانجام دی۔اسکےبعد تبلیغ کالج کرنال میں صدر شعبہ اسلامیات تعنیات رہے ،۱۹۲۶ء میں لاہور آئے اور اورینٹل کالج میں پروفیسر فارسی تعنیات ہوئے۔اس کے بعد مختلف مدارس میں شیخ الحدیث کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے ،آخر میں جامعہ مدنیہ لاہور میں شیخ الحدیث کی خدمات سرانجام دی۔[[12]](#endnote-10)آپ کے اساتذہ میں مولانا انور شاہ دکشمیریؒ (م۱۳۵۲ھ/۱۹۳۴ء) ۔مولا نا علامہ شبیر احمد عثمانیؒ(م ۱۳۶۹ھ/۱۹۴۹ء)۔مولانا مفتی عزیز الرحمان ؒ(م۱۳۴۷ھ/۱۹۲۸ء)[[13]](#endnote-11)۔ مولانا سید اصغر حسین ؒ(م ۱۳۶۴ھ /۱۹۴۵ء) شامل ہیں۔

### تصنیفات:

آپ کی تحقیقی و تصنیفی کاموں کی ایک فہرست ۱۷ جنوری ۱۹۵۱ء کو ایک سوال کے جواب میں آپ نے خود مرتب فرمائی جو کہ کافی طویل ہے لیکن صرف فقہ کے متعلق تصنیفات کو مختصر طور پر درج ذیل میں ذکر کیا جاتاہے۔

1. **رسالہ احکام انکار ختم نبوت** :یہ عربی زبان میں مختصر رسالہ ہے جس میں آپ نے ختم نبوت کے منکرین کے احکام کے بارے میں لکھا ہے۔
2. **رسالہ درحکم ساب انبیاء**:عربی زبان میں رسالہ ہے جسمیں انبیاء کرام کے بارے میں بدزبانی اور بدکلامی کرنے پر احکام کے متعلق لکھاہے۔
3. **رسالہ درحکم مفقود:**اردو میں ہے ،مفقود کے بارے میں ایک مشکل مسئلہ کا حل،آپ نےدارالعلوم دیوبندکے دارالافتاء میں کام کرنے کے دوران لکھا تھا۔
4. **رسالہ در تنقید رسالہ محجوب الارث**:اس میں آپ نے پوتے کی وراثت کے حصےکا فقہی حل بتایا ہے۔
5. **فتاویٰ گوناگوں**:،اردو،فارسی ،عربی زبان میں مختلف مسائل پر بے شمار فتاویٰ کویکجا کیا گیاہے۔

### وفات:

آپ کی وفات۲۶ جمادی الثانی ۱۳۹۳ھ بمطابق ۲۷ جولائی۱۹۷۳ء کو ہوئی۔[[14]](#endnote-12)

## ۲۔مولانا محمدمالک کاند ھلوی :(۱۹۲۵ء۔۱۹۸۸ء)

آپ کی سن پیدائش۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۵ء ہے۔آپ نے دس سال کی عمر میں تکمیل حفظ کے شرف حاصل کیا اور ابتدائی تعلیم تھانہ بھون میں مولانا اشرف علی تھانوی ؒ کے زیر سرپرستی شروع ہوئی جس کی تکمیل پہلے والد کی سرپرستی میں قائم کردہ مدرسہ نصرت العلوم اور بعد میں مظاہر العلوم سہارنپور میں ہوئی اس کے بعد تین سال تک دارالعلوم دیوبند میں مقیم رہ کربقیہ علوم کی تکمیل والد سے فرمائی اور دورہ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی،اس کے بعد جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں دوبارہ دورہ حدیث مولانا انور شاہ کشمیری ؒ اور مولانا شبیر احمد عثمانی ؒ سے کیا۔ضابطے کی تعلیم سے فراغت کے بعدآپ نےضلع بہاولنگر کے مدرسہ جامع العلوم عیدہ گاہ کے مھتمم مولانا مفتی نیاز محمد تر کستانی آپ کے والد سے مانگ کر آپ کو اپنے ہمراہ لے گئے ،جہاں آپ نے تدریس کی ،دو سال یہاں قیام کے بعد ۱۳۶۵ ھ میں اپنے استاد محترم علامہ شبیر احمد عثمانی ؒ کے ایماء اور حکم پر جامعہ اسلامیہ ڈبھیل میں استادحدیث کی حیثیت سے آپ نے اپنے فرائض منصبی ادا کرنا شروع کیےاس کے بعد آپ مولانا شبیر احمد عثمانی ؒ ہی کی خواہش پر دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار تشریف لے گئے اور ۲۵ سال تک تدریس کرتے رہے،پھر جب ۱۹۷۴ء میں آپ کے والد ماجد کا انتقال ہوگیا تو ا جامعہ اشرفیہ لاہور منتقل ہوگئے اور تادم آخراسی کے ساتھ وابستہ رہے۔آپ کے اساتذہ کرام میں مولاناقاری محمد طیب[[15]](#endnote-13)،مولانا مفتی محمدشفیع عثمانی[[16]](#endnote-14)،مولانا شبیر احمد عثمانی ؒ، مولانا محمد ادریس کاندھلوی ؒ کی وفات کے بعد مولانا محمد مالک کاندھلویؒ کی جامعہ اشرفیہ آئے اور تا دم ِآخر جامعہ میں تدریس کرتے ر ہے[[17]](#endnote-15)۔

### تصنیفات:

اس ضمن میں آپ کی سب سے زیادہ قابل قدرتصنیف ’’تفسیر معارف القرآن‘‘ کی تکمیل ہے جسے آپ کے والد محترم مولانا محمد ادریسؒ نے شروع کیاتھا انتقال ہونے کی وجہ سے یہ کام کا ادھورا رہ گیا تھا اور بعد میں مولانا محمد مالک کاندھلوی نے اپنے والد کے مشن کو تکمیل سے ود چار کیا،اس کے علاوہ آپ کی کئی تصنیفات تھی ،جن سے چند ایک یہ ہیں:

1. **ہدایہ کا رترجمہ**:فقہ حنفی کی شہرہ آفاق کتاب ہدایہ جلد ثالث و رابع کا اردو ترجمہ۔
2. **تجریدصحیح مسلم ۲ جلد:**آپ نے سالہا سال صحیح مسلم کی تدریس کی،ان دروس کو کتابی شکل میں دو جلدوں میں شائع کیا۔
3. **پردہ اور مسلمان خاتون:**اس کتاب میں مسلمان خاتون کیلئے پردہ کی اہمیت وافادیت کو بیان کیاہے۔
4. **اصول تفسیر:**اس کتاب میں اصول تفسیر کو آپ نے قلم بند فرمایا۔
5. **منازالعرفان فی علوم القرآن:**علوم قرآن کےموضوع پر گراں قدر مباحث کی حامل ضحیم کتاب ہے۔

### وفات :

مولانا محمدمالک کاندھلوی ؒ کی وفات۸ ربیع الاول ۱۴۰۹ ھ بمطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو پیش آیا[[18]](#endnote-16)۔

## ۳۔مولاناسید متین ہاشمیؒ:(۱۹۲۷ء۔۱۹۹۱ء)

آپ کی پیدائش ضلع غازی پور میں ۵ جولائی ۱۹۲۷ء کو ہوئی[[19]](#endnote-17)،آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقے میں حاصل کی،دینی تعلیم کیلئےدارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئےاور سند فراغت حاصل کی۔

### تصنیفات:

آپ کی تصنیفات درج ذیل ہیں۔

1. **اسلام کا قانون شہادت:**اس کتاب میں شہادت کے بارے میں جوقوانین کتب فقہ میں آئے ہیں انکو قلم بند کیا گیاہے۔
2. **اسلامی نظام عدل:**اس میں اسلام میں عدل کے نظام اور اس کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے ۔

**تشریح سنن ابوداؤد:**حدیث کی مشہور کتا ب کے دروس کو کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔

### وفات:

آپ کی وفات ۱۴۱۱ھ بمطابق ۱۹۹۱ء کولاہور میں ہوا[[20]](#endnote-18)۔

## ۴۔مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی:(۱۹۰۳ء۔۱۹۹۴ء)

آپ کی ولادت ۱۳۲۲ ھ بمطابق ۱۹۰۳ ء کو ہوئی ،آپ نے قرآن مجید و ناظرہ اور اردو کی ابتدائی تعلیم یہیں حاصل کی ۔اس کے بعد مولانااشرف علی تھانوی ؒ کے زیر نگرانی ’’مدرسہ اشرفیہ‘‘ میں ہدایتہ النحو تک کی کتابیں پڑھیں،پھر جلال آباد میں مولانا اشفاق ؒ کے مدرسے میں داخل ہوئے تا آنکہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۳۶ ھ کو مظاہر العلوم سہارنپور میں داخل کروایا گیا اور آپ ہر علم وفن میں اول پوزیشن حاصل کرکے ۱۳۴۲ ھ میں فارغ التحصیل ہوئے ، حیدآباد دکن میں آپ نے تدریسی شروع کی پھر کچھ عرصہ بعد آپ تقرر نائب شیخ الادب کے طور پر مدرسہ نظامیہ حیدر آباد میں ہوگیا۔گیارہ مہینے کے بعد مظاہر العلوم سہارنپورمیں مدرس اعلی مقرر ہو کر ۱۳۷۰ھ تک وابستہ رہے ۔۱۳۷۰ ھ میں جامعہ اشرفیہ میں آئے۔۱۳۱۹ ھ تک اسباق فتاویٰ کی ذمہ داری آپ باحسن طریق نبھاتے لیکن پھر فتاوی ٰ کو آپ کے ساتھ متعلق کر دیا گیا کیونکہ پاکستان بھر میں مفتی محمد شفیع صاحب ؒ کے بعد اگر کسی کے فتاویٰ کی اہمیت کی نگاہوں سے دیکھا اور پڑھا جاتا تھا تو وہ آپ ہی کے فتاوی ٰتھے۔[[21]](#endnote-19)۔

### تصانیف:

آپ کی چھوٹی بڑی کتابوں اور رسالوں کی تعداد تقریباً چالیس ہے جو مختلف موضوعات پر سپرد قلم کیے گئے ہیں اور یہ تعداد ان مضامین کے علاوہ ہے جو مختلف رسائل کے لیے آپ تحریر فرماتے رہے اور وہ چھپتے رہے،آ پ کی تصانیف میں سے چند اہم کے نام یہ ہیں۔

1. **احکام القرآن (الجزء الاول من الحزب الثالث ،سورۃ یونس ):**آپ نے تھانہ بھون میں رہتے ہوئے پانچ پاروں کی تالیف مکمل کر لی تھی۔
2. **پوتے کی میراث** :اس کتاب میں پوتے کی میراث کے متعلق شرعی احکام کو توضیح وتشریح کیساتھ قلم بند کیا ہے۔
3. **توہین رسالت اور اس کی سزا :**اس کتاب میں توہین رسالت اور اسکی سزاکو شرعی نقطہ نظر سے پیش کیا ہے۔
4. **شرح بلوغ المرام من ادلتہ الا حکام لا بن حجر ا لعسقلانی** :ابن حجرعسقلانی کی کتاب کی شرح لکھی ہے عربی زبان میں۔
5. **الحاوی علی الطحاوی (عربی):**طحاوی شریف حدیث کی کتاب کی عربی زبان میں شرح ہےاس میں آپ نے اپنے فقہی زوق کے مطابق تشریحات وتوضحیات بیان کی ہے۔

اسکے علاوہ آپ کی تصنیفات میں دلائل علی وجوب الا ضحیتہ،دلائل القرآن علی مسائل النعمان (عربی) ،دعوۃ الی التجارۃ۔ان کے علاووآپ کی بہت سی تصانیف ہے جو ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔

### و فات :

آپ کی وفات ۲۱ رجب المر جب ۱۴۱۵ ھ بمطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۹۴ ء کو لاہور میں ہوئی ۔[[22]](#endnote-20)***۔***

## ۵۔مولانامحمدغلام جان قادری لاہوریؒ(۱۸۹۸ء۔۱۹۵۹ء)

آپ کا نام محمدغلام جان ہےاورآپ ۱۳۱۶ھ بمطابق ۱۸۹۸ء کو ضلع مانسہرہ میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم فارسی و عربی گرائمر اپنے والد سے پڑھیں،مزید تعلیم کیلئے چکوال اور اٹک کے مدارس میں گئے اور اعلیٰ تعلیم کیلئے رائے بریلی ہندوستان گئے اورمولانا حکیم امجد علی اعظمی[[23]](#endnote-21)سے مدرسہ منظرالاسلام سے ۱۹۱۸ء میں سند فراغت حاصل کی اور مولانا احمد رضاخان بریلوی [[24]](#endnote-22)سے دستار فضیلت حاصل کی۔فراغت کے بعد مختلف مدارس میں تدریس کی،آخر میں مدرسہ نعمانیہ لاہور میں صدر مدرس و مفتی رہے۔

### تصنیفات:

آپ کی تصنیفات درج ذیل ہیں۔

**فتاویٰ غلامیہ (۲ جلد):**اس فتاویٰ میں آپ نے جو فتاوٰی اپنی ززندگی میں مدرسہ نعمانیہ لاہور اور دیگر مقامات پر دیئے ہیں ان کو یک جا کر کے شائع کیا گیا ہے۔

**القول المحتاط فی جواز الحیلۃ و الاسقاط:**حیلہ و اسقاط جو کہ بریلوی مکتب کے علماء نے ایک بدعت نماز جناز کے بعد اختیار کر رکھی ہے اس میں حیلہ واسقاط کے اوپر بحث کی گئی ہے۔

**رسالہ اذان علی القبر :**اس رسالے میں قبر کی اوپر اذان کے جواز وعدم جواز کے اوپر مدلل دلائل کےساتھ تحقیقی رسالہ لکھا گیا ہے۔

### وفات:

آپ کی وفات ۱۳۷۹ھ بمطابق ۱۹۵۹ء میں لاہور میں ہوئی[[25]](#endnote-23)۔

## ۶۔مولانا محمد رفیق دلاوریؒ(۱۸۸۳ء۔۱۹۶۰ء)

آپ کی ولادت ۱۸۸۳ء کو ضلع گجرات میں ہوئی۔آپ نے ابتدای تعلیم گجرات میں حاصل کی،اس کےبعد مدرسہ نعمانیہ لاہور گئے اورپھر دارالعلوم دیوبند سے سند فراغت حاصل کی۔

### تصانیف:

آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں۔

**عماد الدین(فقہ حنفی کے مطابق مسائل نماز):**اس کتاب میں آپ نے نمازکے مسائل کو فقہ حنفی کے احکام ومسائل کی روشنی میں تفصیلی ذکرکیا ہے۔

**رکعات التراویح:**اس میں آپ نے بیس رکعات تراویح کے اوپر کلام کرکے کے آٹھ تراویح کے اوپر رد کیا ہے۔

**سیرت کبریٰ ۲ جلد:**اس کتاب میں آپؐ کی سیرت کو ذکر کیا گیاہے اور کچھ پہلو پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

**رئیس قادیان:**یہ کتاب مرزا غلام احمد قادیانی کے اوپرلکھی گئی ہے اور او کے جھوٹے دعوے کی تردید کی گئی ہے[[26]](#endnote-24)۔

### وفات:

آپ کی وفات ۱۳۷۹ھ بمطابق ۱۹۶۰ء کو لاہور میں ہوئی[[27]](#endnote-25)۔

## ۷۔مولانا محمدادریس کاند ھلوی صدیقی(۱۸۹۹ء۔۱۹۷۴ء)

آپ کی پیدائش ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۷ھ بمطابق ۲۰ اگست ۱۸۹۹ء ہے۔[[28]](#endnote-26) آپ نے صرف نوسال کی مختصر سی عمر میں مکمل قرآن کریم حفظ کر لیا۔ اس کےبعدمولانا اشرف علی تھانوی ؒ کے مشورے سے آپ کے والد ماجد نے آپ کو مدرسہ اشرفیہ میں ابتدائی تعلیم کے لیے داخل کروایا جہاں آپ کو صرف و نحو کی ابتدائی کتابیں خود مولانااشرف علی تھانویؒ نے پڑھائی ۔اس سے فراغت کے بعدمولانااشرف علی تھانوی ؒ خود بنفس نفیس آپ کواپنے ساتھ مدرسہ مظاہر العلوم سہار نپور لے گئے اور وہاں داخل کروادیا ،یہیں آپ نے دورہ حدیث تک کی تعلیم مکمل کی انیس سال کی عمر میں آپ سہار نپور سے سندفراغت حاصل کر چکے تھے لیکن ایک سال دارالعلوم دیوبند جانے کی وجہ سے آپ باقاعدہ تدریس کا آغاز اکیس سال کی عمر ۱۹۲۱ء میں کر سکے اور آپ نے ایک سال تک مدرسہ امینیہ دہلی میں تدریس کی ،پھر نو سال تک دارالعلوم دیوبند میں تدریس کی ،اس کے بعد نوسال تک حیدرآباد دکن میں قیام رہا۔۱۹۳۹ء میں علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی دعوت پر پاکستان تشریف آوری ہوئی تو جامعہ عباسیہ بہاولپورْ میں شیخ الجامعہ کی حیثیت سے آپکی تقرری ہوگئی اور۲ سال تک آپ اس کےساتھ وابستہ رہے،پھر سب سے آخر میں تدریس’’جامعہ اشرفیہ‘‘میں کی۔[[29]](#endnote-27)

### تصانیف :

آپ نے درس وتدیسی اور خطات و وعظ کے علاوہ تحریر ونصنیف میں بھی بے مثال خدمات سرانجام دی ہیں جن کی مثال اس دور میں ملنامشکل ہے۔ تفسیر وحدیث اور علم کلام،سیرۃ البنیﷺ ،اور رد فرق باطلہ وغیرہ پر لازوال اور انتہائی اہم کتب یاد گار چھوڑی ہیں آپ کی تصانیف سو سے زیادہ ہیں جن میں چند اہم درج ذیل ہیں۔

**مقدمہ التفسیر:** اصول و تاریخ تفسیر پر ایک جامع اور مفصل رسالہ ہے ، جو ابھی زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوا۔

**معارف القرآن:** علوم و معارف کا ایک بھر پور خزینہ ، مطالب قرآنیہ کی تو ضیح و تشریح اور ایک بہترین تفسیر ۔سات جلدوں پر مشتمل ہے ۔پہلی پانچ جلدیں آپ نے تحریر کی ہیں اور آخری دو جلدیں آپ کی وفات کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی ؒ (م ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۸ء) نے لکھی ہیں ۔

**الفتح السمادی بتو ضیح البیضاوی (عربی) :** انوار التزیل و اسرار التاویل حضرت قاضی ناصر الدین ابوالخیر عبد اللہ بن عمر شیرازی بیضاوی ؒ (م ۶۸۵ یا ۶۹۱ھ/۱۲۸۶ یا ۱۲۹۲ء) کی تفسیر کی شرح ہے۔ ابھی تک غیر مطبوعہ ہے ۔اس کا واحد مخطوطہ ادارہ اشرف التحقیق میں محفوظ ہے ۔اگر موزوں سائز پر طبع کی جائے تو تقریباً چار ہزار صفحات پر محیط ہوگی۔

دلائل الفرقان علی مذہب النعمان (عربی، مطبوعہ)۔

**شرائط مفسر ومترجم (اردو، مطبوعہ):**اس میں مفسر ومترجم کیلئے جن شرائط کا ہونا ضروری و لازم ہوتا ہے انکو ذکرکیا گیا ہے۔

**اعجاز القرآن (اردو ،مطبوعہ):**اس کتاب میں آپ نے اعجازج قراآنی کو تفصیل ذکر کیا ہے ۔

**التعلق الصبیح شرح مشکو ٰۃ المصابیح (عربی، مطبوعہ):** یہ شرح علمی نقطہ نظر سے ا تنی ٹھوس اور بلند پایہ ہے کہ علمائے ہندو پاکستان کےعلاوہ بلاد عرب کے علماء وفضلاء نے اس کی تعریف کی ہے ۔پہلی بار دمشق سے طبع ہوئی تھی۔ شروع میں اس کے چار اجزاء و مشق اور چار پاکستان سے طبع ہوئے اور آپ کی وفات کے بعد از ِ نوسات جلدوں میں شائع ہوئی۔

**مقدمہ الحدیث (عربی، مطبوعہ):**اس میں حدیث کی اہم مباحث کو ذکر کیا گیاہے۔

**لطائف الحکم فی اسرار نزول عیسیٰ بن مریم ؑ(اُردو، مطبوعہ):**اس کتاب میں حضرت عیسی ٰ علیہ السلام کے نزول اور حالات کے اوپر بحث تحقیقی انداز سے کی گئی ہے۔

نہایتہ الا دراک فی حقیقت التوحید والا شراک (اُردو، مطبوعہ)

عقائد اسلام (اُردو، مطبوعہ)

علم الکلام (اُردو، مطبوعہ)

**سرۃ المصطفیٰﷺ (اُردو، مطبوعہ):** آپ کی تصانیف میں سب سے زیادہ قبولیت عامہ اس کتاب کو حاصل ہوئی۔سیرت رسول ﷺ کی خدمت میں ایک تابندہ ستارہ ہے۔

**خلافتِ راشدہ (اُردو، مطبوعہ):**صحابہ کرام ؓ کی عظمت پر ایمان ،عقائد اسلامی میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کتاب میں آپ نے خلافتِ راشدہ پر علمی بحث کی ہے۔

### وفات:

آپ ۲۸ جولائی ،۱۹۷۴ء کو لاہور میں فوت ہوئے[[30]](#endnote-28)۔

## ۸۔مولانا محمد عبدالغنی ؒ(۱۹۰۸ء۔۲۰۰۵ء)

آپ ۱۳۲۶ھ بمطابق ۱۹۰۸ء کو تحصیل او ضلع جالندھرہندوستان میں پیدا ہوئے۔قرآن مجید کی تعلیم اپنے گاؤں سے حاصل کی،۱۹۱۶ء میں پرائمری سکول میں اپنے گاؤں میں داخل ہوئے،۱۹۲۶ میں میڑک کی،۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے بعد آپ لاہور آ گئے،پھر یہاںملازمت کی اور ۱۹۶۷ء میں ریٹائر ہوئے،دینی تعلیم کیلئے ریٹائرمنٹ کے بعد مولانا سید حامد میاں ؒ(م ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء )کے مدرسہ مدنیہ ،کریم پارک لاہور میں داخل ہو گئے،اور ۱۹۷۶ء میں دورہ حدیث کی تکمیل کی۔تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے جامعہ مدنیہ ،لاہور میں ہی درس و تدریس کا آغاز فرمایا،بعد ازاں دوسرے مدارس میں بھی اس خدمت میں مشغول رہے ۔

### تصانیف:

آپ کی تصانیف درج ذیل ہے۔

**۱۔تخریج چہل حدیث درودشریف(مرتب شیخ الحدیث مولانا زکریا ؒ):**اس کتاب میں آپ نے دورد شریف سے متعلق چہل حدیث کی تخریج کی ہے۔

**تسہیل مسئلہ طہر متخلل:**فقہ کا مشہور مسئلہ طہر متحلل اسکا آپ نے ایک خلاصے کے طور پر تسہیل کی شکل میں لکھاہے۔

### وفات:

آپ کی وفات ۶ ذیقعدہ ۱۴۲۶ھ بمطابق ۹ دسمبر ۲۰۰۵ء کو لاہور میں ہوئی[[31]](#endnote-29)۔

**۹۔مولانامفتی محمدعبدالقیوم ہزارویؒ(۱۹۳۳ء۔۲۰۰۳ء)**

آپ کی ولادت ۲۸ دسمبر ۱۹۳۳ء کو ضلع مانسہرہ میں ہوئی۔آپ ابتدائی تعلیم اپنے والد و چچاکےپاس حاصل کی،درس نظامی آپ نے دارالعلوم حزب الاحناف لاہور،دارالعلوم منظرالاسلام بہاولنگر،جامعہ رضویہ مظہرالاسلام فیصل آباد،دستار فضیلت حزب الاحناف سے ۱۹۵۶ء میں حاصل کی۔فراغت کے بعد جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں تدریس کی اور شیخ الحدیث کے منصب تک پہنچے[[32]](#endnote-30)۔آپ نے ہزاروں فتویٰ جاری کئے ،لیکن آپ کے فتاوٰی ریکاڈ محفوظ نہیں ۔

### تصانیف:

آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں۔

**فتاوٰی رضویہ پر تحقیق:**یہ فتاویٰ ۱۲ جلدوں میں تھاآپ نےاسکی جدید دور کےتقاضوں کوملحوظ رکھتے ہوئےعربی وفارسی عبارات کےاردو ترجمہ اور حوالہ جات کی تخریج،اب یہ فتاویٰ۳۳ ضحیم جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔

**تاریخ نجد و حجاز:**اس کتاب میں آپ نے نجد وحجاز کی تاریخی حوالے سےمباحث کو ذکر کیا ہے۔

**التوسل(عربی):**اس کتاب میں توسل کے بارے میں تفصیل ذکر کی ہے جو ابتک پاکستان ،ترکی اور بھارت سے شائع ہو چکی ہے۔

### وفات:

آپ کی وفات ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۰۰۳ء کو ہوئی۔[[33]](#endnote-31)

## ۱۰۔مولانامفتی فقیر اللہ اثریؒ(۱۹۴۱ء۔۲۰۰۶ء)

آپ ۱۳۶۰ھ/۱۹۴۱ء میں تحصیل نکودر، ضلع جالندگھر(ہندوستان ) میں پیداہوئے، ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء میں مملکتِ خداداد پاکستان معرضِ وجود میں آگئی تو آپ کے والد بزرگوار بابا عبدالحق ؒ ہندوستان سے ہجرت کرکے پاکستان آگئے اور ماموں کانجن ،ضلع فیصل آباد میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ابتدائی تعلیم اور پرائمری کی تکمیل کے بعد آپ کو مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ،ماموں کانج میں داخل کرایا گیا ۔آپ فراغت کے بعد کا ابر اساتذہ اور مشائخ کے مشورہ سے مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ، ماموں کانجن،ضلع فیصل آباد میں درس وتدریس کی خدمات پر مامور ہوگئے۔خداداد صلاحیتوں اور اپنی محنت وریاضت کی بدولت قلیل عرصے میں اس مدرسہ کے قابل ِترین اساتذہ و مدرسین میں شمارہو نے لگے ۔درس نظامی کی ابتدائی درجات سے لے کر بتدریج انتہائی درجات کی سب کتابیں پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی ۔آپ کی علمی قابلیت اور اپنی بصیرت کو دیکھتے ہوئے مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ،ماموں کانجن ،ضلع فیصل آباد، کے ارباب اختیا ر نے اس ادارے کی مسند افتاء بھی آپ کے سپرد کردی اور یوں آپ درس وتدریس کےساتھ ساتھ فتویٰ نویسی کی خدمات بھی انجام دیتے رہے۔

### تصنیف و تالیف:

آپ کو تصنیف و تالیف سے بھی خصوصی لگاؤ تھا۔ آپ نے متعد علمی وتحقیقی کتب تصنیف کیں،کئی ابھی تک زیر تر تیب تھیں۔آپ کی مطبوعہ کتب میں سےچند درج ذیل ہیں ۔

**ترک رفع الیدین:**اس کتاب میں آپ نے رفع یدین کے ترک پر فقہ حنفی کےدلائل کو مدنظرر کھتے ہوئے ترک رفع ید ین پر سیر حاصل کلام کیاہے۔

تین طلاق کا شرعی حکم:اس کتاب میں تین طلاق کے شرعی حکم پر بحث کو قلم بند کیاہے۔

**شرائط جمعہ:**اس کتاب میں آپ نے جمعہ کی شرائط کو تفصیلی لکھا ہے۔

**ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے:**اس کتاب میں آپ نے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے بارے میں جو ااختلاف ہے اسکو مفصل ذکر کیا ہے۔

### وفات:

بروز جمعرات مؤرخہ ۲۰ جنوری ۲۰۰۶ء کو لاہور میں ہوا ہے۔[[34]](#endnote-32)

## ۱۱۔مفتی حمیداللہ جان (۱۹۲۸ء۔۲۰۱۶ء)

آپ کی ولادت ۱۹۲۸ء ،بمطابق ۱۳۴۹ھ کو ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ہوئی۔آپ نے ابتدا سکول پڑھنے کے ساتھ ساتھ والدہ سے قرآن پڑھا،دینی تعلیم کاآغاز اپنے والد ماجد مولانا نیاز محمد اور برادرکبیر مولانا فضل احمد سے کی،آپ نے اپنے علاقہ کے نامور علماء سے استفادہ کیا،پھر دورہ حدیث کیلئے جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی آئے۔آپ نے تدریس کا آغاز دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت سے کیا،بعد میں دارالعلوم حنفیہ ضلع چکوال ،جامعہ محزن العلوم کراچی میں شیخ الحدیث و صدر مفتی کے عہدے پر فائز رہے،۱۴۱۹ھ سے جامعہ اشرفیہ لاہور میں صدر مفتی و استادالحدیث کے دو اہم عہدون پر کام میں مصروف رہے۔۲۰۱۰ ء میں آپ نے اپنا مدرسہ جامعہ حمیددیہ رائیونڈ روڈ پر شرو ع کیا تو ساتھ وہاں پر دارالافتاء میں بھی آپ ہی صدر مفتی تھے ۔۸ ہزار فتاویٰ جا ت لکی مروت،چکوال ،کراچی میں جاری فرمائے،جامعہ اشرفیہ میں ۱۶ ہزارجاری فرمائے۔

### تصانیف:

آپ نے تدریسی مصروفیات کےباوجود قابل قدر تصانیف کا ذخیرہ یادگار چھوڑا ، جن میں سب سے اہم یہ ہے۔

### ارشادالمفتین:

آپ کے جاری شدہ فتاوی ٰ کی تعداد ۱۵ ہزار سے زیادہ ہے لہذاآپ نے ان کو کتابی شکل میں لانے کے کام کا آغاز کیا ہوا ہے اس سلسلے میں ۶ جلدیں فتاویٰ ارشادالمفتین کے نام سےچھپ کر منظر عام پر آ چکی ہیں ۔باقی پر کام جاری ہے ۔[[35]](#endnote-33)

### وفات:

آپ کی وفات ۱۴۳۷ھ بمطابق ۲۰۱۶ء کو ہوئی۔[[36]](#endnote-34)

## ۱۲۔مولانا مفتی ڈاکٹر عبدالواحدؒ(۱۹۵۰ء۔۲۰۱۹ء)

آپ کا نام عبدالواحد تھا۔ولادت:آپ کی پیدائش ۱۹۵۰ء میں لاہور میں ہوئی۔[[37]](#endnote-35)تعلیم:آپ نے ابتدائی تعلیم کے بعد ایم بی بی ایس کیا کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہورسے،اس کے بعد درس نظامی کا آغاز کیا،۱۹۸۳ء میں سند فراغت جامعہ مدنیہ سے حاصل کی۔وہی سے مفتی عبدالحمیدؒ سے تخصص فی الفقہ کیا۔تدریس:فراغت کے بعد جامعہ مدنیہ میں تدریس کی،پھر ساتھ ہی احیاءالعلوم میں بھی تدریس کی،پھر دارالافتاءو التحقیق میں تخصص پڑھانا شروع کیا۔اس کے علاوہ عصری تعلیم یافتہ پڑھے لکھے پروفیشنل کیلئے نیا نصاب بنایا۔جس میں تفسیرفہم القرآن،فہم الحدیث ۳ جلد شامل ہیں۔ اساتذہ:آپ کے اساتذہ مولانامفتی عبدالحمیدؒ۔مولانا سیدحامدمیاںؒشامل ہیں۔[[38]](#endnote-36)

### تصانیف:

آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں۔

**تفسیرفہم القرآن :**اس کتاب میں آپ نے قرآن پاک کی تفسیر کو عوام الناس کیلئے آسان زبان میں تحریر کی ہے۔

**فہم الحدیث:**اس میں آپ نے احادیث کو آسان زبان میں تشریحات و توضیحات بیان کی ہیں۔

**مسائل بہشتی زیور(۲ جلد مع اضافات مفیدہ):**اس کتاب میں آپ نے جدید مسائل اور کچھ اضافات کے ساتھ بہشتی زیور کےمسائل کو ذکر کیا ہے۔

**مریض ومعالج کے اسلامی احکام:**اس کتاب میں آپ نے آج کے جدید دور کے مطابق مریض و معالج کے مسائل و احکام کو شریعیت کی روشنی میں ذکر کیا ہےجو کہ مریض و معالج دونوں کیلئے نہایت کارآمد و مفیدثابت ہو رہی ہے۔

**سونے و چاندی انکے زیورات کے اسلامی احکام:**اس کتاب میں آپ نے سونے و چاندی اور نکے زیورات کے اسلامی احکام پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔

**فقہی مضامین:**اس کتاب میں آپنے مختلف موضوعات کے اوپر مختلف اوقات پر فقہی مضامین کر تحریر کیا ہے ان کو اکٹھا کر کے ان سب کو ذکرکیا گیاہے۔

دیگر فقہہی تصانیف میں ،مسنون حج وعمرہ۔چند معاشی مسائل۔فقہ اسلامی (عائل مسائل،مدلل)۔سبزی منڈی آڑھت کے احکام۔فقہ اسلامی مالی معاملات (غیر مطبوعہ)۔اسلامی صکوک شامل ہیں۔[[39]](#endnote-37)

### وفات:

آپ کی وفات ۱۸ شوال۱۴۴۰ھ،۲۲جون ۲۰۱۹ء۔[[40]](#endnote-38)

## نتائج البحث:

مذکورہ بالا بحث سے درج ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

* پاکستان کے شہر لاہور ، صرف صوفیاء ہی کی وجہ سے مشہور نہیں بلکہ اس میں فقہاء احناف کی بھی خدمات ناقابل ِ فراموش ہیں۔
* لاہور شہر میں ایسے مایہ ناز فقہاء احناف گزرے ہیں جو پورے ملک میں فقہی لحاظ سے صفِ اوّل کے فقہاء میں شمار ہوتے ہیں اور ان کی بدولت لاہور شہر میں فقہ حنفی کو عروج حاصل ہوا ۔
* لاہور شہر میں علماء احناف کی خصوصی توجہ فقہ وافتاء میں رہی جس کی وجہ سے لاہور شہر کے کئی فقہاء کے فتاویٰ شائع ہو کر منصہ ٔ شہود پر آچکے ہیں۔
* عصر حاضر میں جدید مسائل پر فتویٰ کے ذریعے راہنمائی کرتے ہوئے فقہائے لاہور نے کئی جدید مسائل پر تفصیلی تصانیف کی ہیں جنہوں نے جدید دور میں فقہ حنفی کی وسعت میں اضافہ کرتے ہوئے ، فقہ حنفی کی اشاعت وترویج میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔
* لاہور شہر میں مسلکی اعتبار سے معتدل فقہاء کرام گزرے ہیں جن کی ساری زندگی کا محور مسلک سے بالاتر ہو کر فقہ حنفی کی ترویج رہی ہے ان میں سے اس مقالہ میں صرف دس حضرات کا ذکر شامل کیا گیا ہے۔

حواشی

1. \*پی ایچ ڈی، ڈپیارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ ریلجس سٹڈیز، ہری پور یونیورسٹی [↑](#footnote-ref-1)
2. \*\*اسسٹنٹ پروفیسر، ڈپیارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ ریلجس سٹڈیز، ہری پور یونیورسٹی [↑](#footnote-ref-2)
3. سوانح و افکار علمائےچھچھ، عاصم،محمدعزیر،ناشر براڈویژن انسٹیوٹ آف ایجوکیشن،شاہ ڈھیر،اٹک،۲۰۱۲ء۔ [↑](#endnote-ref-1)
4. تذکرہ علماء اہل سنت ع جماعت لاہور، فاروقی،محمد اقبال،مکتبہ نبویہ،لاہور،ط ۲ ،۱۹۸۷۔ [↑](#endnote-ref-2)
5. رانجھا،محمد نزیر،تذکرہ علمائے اھل سنت و جماعت(پنجاب) ،دارالکتاب،لاہور،۲۰۰۹ء۔ [↑](#endnote-ref-3)
6. تذکرہ علمائے پنجاب، راہی،سفیر اختر ،مکتبہ رحمانیہ،لاہور۔ [↑](#endnote-ref-4)
7. رحمان علی،،تذکرہ علمائے ہند،ناشر: پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی،بیت الحکمۃ،کراچی 1961ء [↑](#endnote-ref-5)
8. بھٹی، محمد اسحاق بھٹی، فقہائے ہند، ناشر: ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ لاہور [↑](#endnote-ref-6)
9. مجددی، محمد اقبال مجددی، تذکرہ علماء ومشائخ پاکستان، ناشر: پروگریسو بکس لاہور، 2013ء [↑](#endnote-ref-7)
10. میاں، سید محمد میاں، علماء ہند کا شاندار ماضی، ناشر:ناشر: جمعیہ پبلیکیشنز وحدت روڈ لاہور، اشاعت جدید 2005ء [↑](#endnote-ref-8)
11. قاسم محمود، انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا، ناشر:الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور [↑](#endnote-ref-9)
12. رانجھا،محمد نذیر،تذکرہ علمائے اھلسنت و جماعت،ج۲ ص ۴۲۷۔۴۴۲۔ [↑](#endnote-ref-10)
13. آپ سہارنپور میں پیدا ہوئے،۱۲۹۸ھ میں دارالعلوم سے فراغت حاصل کی،آخر زندگی تک دارالعلوم میں خدمات سرانجام دی،۱۹۲۸ء میں انتقال ہوا(قاسمی،خالد سیف اللہ،تذکرہ اکابر گنگوہ،مکتبہ شریفیہ،گنگوہ،سہارنپور،انڈیا،ج۱،ص۴۰۸)۔ [↑](#endnote-ref-11)
14. رضوی،سیدمحبوب ،تاریخ دارالعلوم دیوبند،ادارہ اسلامیات ،کراچی،ط ۲۰۰۵ء،ص ۱۳۲ ۔ [↑](#endnote-ref-12)
15. آپ دیوبند میں۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۷ء کو پیدا ہویئ،مولانا محمد قاسم نانوتی ؒ کے پوتے ہے،۱۹۱۸ء میں دارالعلوم دیوبند سے فراغت پائی،دارالعلوم دیوبند کے ۱۹۲۹ء میں مھتمم بنے،تاحیات مھتمم دارالعلوم دیوبند رہے،۱۴۰۳ھ بمطابق ۱۹۸۳ کو وفات پائی (بخاری،محمد اکبر شاہ،تحریک پاکستان کےعظیم مجاہد،طیب اکیڈمی ،ملتان،ص ۷۳۶) [↑](#endnote-ref-13)
16. آپ ۱۳۱۴ھ بمطابق ۱۸۹۷ء کو دیوبند میں پیدا ہوئے،دارالعلوم دیوبند سے۱۳۳۷ھ میں فراغت حاصل کی،آپ نے کراچی میں ایک دینی مدرسے کی بنیاد رکھی،جو دارالعلوم کراچی کے نام سے مشہہور ہے،آپ مفتی اعظم پاکستان کے لقب سے مشہور ہوئے،معارف القرآن تفسیر آپ کی ایک علمی یاد گار ہے ،فقہ پر آپ کے بہت سی کتب ،رسائل وجرائد ہیِ ۔آپ کی ۱۹۷۶ء میں کراچی میں وفات ہوئی(قاسمی، خورشید حسن،دارالعلو، اور دیوبند کی تاریخی شخصیات،مکتبہ تفسیر القرآن،دیوبند،انڈیا،ص ۲۶)۔ [↑](#endnote-ref-14)
17. لدھیانوی،مولانا محمد یوسف ،مقالات یوسفی۔شخصیات و تاثرات،ج۱ ،ص ۳۳۷،۳۳۸ ۔ [↑](#endnote-ref-15)
18. عثمانی،مولانا مفتی محمد تقی،نقوش رفتگاں،مکتبۃ المعارف،کراچی،ص ۳۰۷ تا۳۰۹۔ [↑](#endnote-ref-16)
19. چراغ،محمد علی،مسلم شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا،نذیر سنز،لاہورطباعت ۲۰۰۵ء،ص ۵۷۱۔ [↑](#endnote-ref-17)
20. سید،قاسم محمود،انسائیکلوپیڈیاپاکستانیکا،الفٰیصل پبلشرز،،طباعت۲۰۰۰ ء،ص۴۳۸۔ [↑](#endnote-ref-18)
21. محمد،مولانا ازہر،مسافران آخرت،ادرۃ تالیفات اشرفیہ ،ملتان،ط،۱۴۲۶ھ،ص ۱۲۲۔ [↑](#endnote-ref-19)
22. عثمانی ،مفتی محمد تقی،نقوش رفتگاں،مکتۃالمعارف،کراچی،ص ۳۷۲۔ [↑](#endnote-ref-20)
23. آپ ۱۸۸۲ء میں پیدا ہوئے ،منظرالاسلام بریلی سے سند فراغت حاصل کی،وہی تدریس کرتے رہے،اور مفتی وقاضی کی حیثیت سے مشہور ہوئے اور ۱۹۴۸ء میں وفات پائی(حافظ محمد عطا الرحمان قادری۔ سیرت صدر الشریعہ، مکتبہ اعلی حضرت،لاہور، ص۱۰۹)۔ [↑](#endnote-ref-21)
24. آپ ۱۸۵۶ء کو بریلی میں پیدا ہوئے،شاہ ولی اللہ اور عبدالحق محدث سے احادیث میں استفادہ کیا،نیز اپنے والد نقی رضاسے سند فراٖغت حاصل کی،بہت سے کتب تصانیف کی،۱۹۲۱ءکو بریلی میں انتقال ہوا(سوانح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا ، مرتبہ بدر الدین احمد قادری، ناشر قادری مشن بریلی ،انڈیا)۔ [↑](#endnote-ref-22)
25. راہی،سفیراختر،تذکرہ علمائے پنجاب،مکتبہ رحمانیہ،لاہور،ص ۴۱۵۔ [↑](#endnote-ref-23)
26. سعد،مولاناثناءاللہ ،علمائے دیوبند کے آخری لمحات،عمر پبلیکیشنز،لاہور،ج۲،ص ۹۷۔ [↑](#endnote-ref-24)
27. راہی،سفیراختر،تذکرہ علمائے پنجاب،مکتبہ رحمانیہ،لاہور،ص ۶۷۰۔ [↑](#endnote-ref-25)
28. کاندھلوی،مولانا محمد ادریس،تفسیر معارف القرآن،مکتبہ معارف،دارالعلوم حسینیہ، سندھ،ط ۲،۱۴۲۲ھ،ج ۱،ص ۳۔ [↑](#endnote-ref-26)
29. کاندھلوی،مولانا محمد ادریس،تحفۃ القاری بحل مشکلات البخاری،مکتبہ عثمانیہ،لاہور،ج۱،ص۱۲۶۔ [↑](#endnote-ref-27)
30. صدیقی،محمد سعد کاندھلوی،مولانا محمد ادریس کاندھلوی۔ آغاز سیرۃ مصطفی ٰ،مکتبہ عثمانیہ ،لاہور،ط ۱۹۹۲ء،ص ۱تا ۹۔ [↑](#endnote-ref-28)
31. کفایت بخاری،مولانا عبدالغنی ؒ،مشمولہ ،ماہنامہ دارالعلوم دیوبند،شمارہ جمادی الاولیٰ/جون ۲۰۰۶ء۔ [↑](#endnote-ref-29)
32. ماہنامہ تحفظ،جولائی ۲۰۰۹ء،کراچی،مشمولہ مفتی اعظم اوردرس ترمذی۔ [↑](#endnote-ref-30)
33. مفتی عبدالقیوم ہزاروی نمبر رسالہ ،النظامیہ،لاہور۔ [↑](#endnote-ref-31)
34. جلال پوری:سعید احمد،(مقالہ)،مولانا فقیر اللہ اثری ،بینات ،بنوری ٹاؤن،کراچی،شمارہ جمادی الااولیٰ،۱۴۲۷ھ،جولائی ۲۰۰۶،ص۵۵۔۶۰۔ [↑](#endnote-ref-32)
35. جان،مفتی حمیداللہ، ارشادالمفتین ،مکتبہ الحسن،لاہور،ج ۱ ،ص ۵ ۔ [↑](#endnote-ref-33)
36. ارشادالمفتین ،مکتبہ الحسن،لاہور،ج ۱ ،ص ۵ ۔ [↑](#endnote-ref-34)
37. آپ کا انٹر ویو ۵ فروری ۲۰۱۹ کو کیا گیا تھا اس وقت آپ شدید علیل تھے اور صاحب فراش تھے،بعد میں آپ کا انتقال ہو گیا تھا۔دارالافتاء میں ۲۰۱۵ء کے بعد آپ نے تحریری فتاوٰی و تصنیفات نہیں کی بوجہ ضعف و علالت کے،اللہ آپ کی مغفرت فرمائے۔امین۔ [↑](#endnote-ref-35)
38. آپ کی پیدائش سہارنپور میں ہوئی ہے،آپ کے والد مولاناسید محمدمیاں مولانا انور شاہکشمیری ؒ کے شاگرد تھے ،آپ تقسیم کے بعد پاکستان آئے ،جامعہ اشرفیہ میں تدریس کی،پھر جامعہ مدنی کے نام سے اپنا مدرسہ بنایا اور شیخ الحدیث رہے،۱۹۸۸ء میں آپ کاانتقال ہوا،(مفتی اعظم کےخلفاء و تلامذہ،ص۲۸۰)۔ [↑](#endnote-ref-36)
39. مولانا مفتی ڈاکٹر عبدالواحد،تفسیر فہم القران،مجلس نشریات قرآن،ج۱ ،ص ۸۔ [↑](#endnote-ref-37)
40. ماہنامہ بینات،بنوری ٹاؤن کراچی،ذوالقعدہ ۱۴۴۰ھ بمطابق جولائی ۲۰۱۹۔ [↑](#endnote-ref-38)